حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کروشیا اور جرمنی کے صحافیوں کو انٹرویو

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کروشیا (Croatia) سے آنے والی دو صحافی خواتین نے اور ایک جرمن صحافی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

کروشیا سے آنے والی صحافی خواتین نے جلسہ کے مختلف پروگراموں اور مناظر کی ڈاکومنٹری فلم بھی بنائی تھی جو ان کے واپس جانے کے بعد کروشیا کے TV پر نشر ہوگی۔

جرمن صحافی خاتون کا تعلق جرمنی کے سب سے بڑے آن لائن اخبار سے ہے۔ اس اخبار کی اشاعت ساڑھے سترہ ملین سے زائد ہے۔ حضور انور کا انٹرویو اس آن لائن اخبار میں بطور فلم دو اقساط میں شائع ہونا ہے۔ اس طرح دو دفعہ شائع ہونے کے نتیجہ میں مجموعی ممکنہ اشاعت 34 ملین ہوگی۔

❁......**جرمن خاتون نے سوال کیا کہ آپ نے جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا تھا کہ اس وقت سب سے سنگین مسئلہ یہ ہے کہ نوجوان خدا تعالیٰ سے دور ہو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** صرف نوجوان ہی نہیں بلکہ لوگوں کی ایک بھاری اکثریت مذہب سے دور جارہی ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہی نہیں ہے۔ تو یہ صرف نوجوانوں کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جاسکتا بلکہ دوسرے بھی اس میں شامل ہیں۔ لیکن میں نے یہ کہا تھا کہ شدت پسند لوگ مایوسی کے مارے ہوئے ہیں اور نوجوان نسل بھی اس میں شامل ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں جس میں بے روزگاری، بعض نہ پوری ہونے والی خواہشات اور اس طرح کی اور بھی چیزیں ہیں۔ پس بعض اوقات ایسے لوگوں کو اپنے دلوں کو تسلی دینے کیلئے کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چونکہ ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا اس لئے وہ سیدھے راستہ پر چلنے کی بجائے اُن لوگوں کا نشانہ بن جاتے ہیں جو اِن نوجوانوں کی ٹھیک طرح سے رہنمائی نہیں کرتے اور پھر یہ لوگ بھٹک جاتے ہیں۔ تو اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اب میرے ذہن میں نہیں کہ اُس وقت معین سوال کیا تھا؟ ہاں اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو آپ کرسکتی ہیں۔

❁......**انٹرویو لینے والی خاتون نے کہا کہ میرا سوال ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ جن لوگوں کو شدت پسندی کی طرف لیکر جایا رہا ہے انہیں موردِ الزام ٹھہرانا چاہئے نہ** کہ اُن لوگوں کو جو انہیں شدت پسندی کی طرف لے کر جارہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو یہ کبھی نہیں کہا۔ بلکہ میں نے کہا تھا کہ وہ لوگ جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان نوجوانوں کا شکار کررہے ہیں وہ اصل مجرم ہیں۔ نہ کہ وہ جو ان کے شکار میں پھنس جاتے ہیں۔ بلکہ اُن میں سے بعض تو معصوم ہوتے ہیں اور نام نہاد مولوی انہیں غلط راستہ پر چلا رہے ہوتے ہیں۔

❁......**خاتون نے سوال کیا کہ اس صورت میں جماعت احمدیہ کیا کرتی ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہم جو کچھ کرسکتے ہیں، کرتے ہیں۔ دیکھیں دو چیزیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہم بالعموم کیا کرسکتے ہیں؟ تو اس سلسلہ میں ہم پیار، محبت اور ہم آہنگی کی تبلیغ کرتے ہیں جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ انتہاء پسندی کی طرف جانے کی بجائے انہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کرنی چاہئے۔ دوسری چیز ہماری اپنی نوجوان نسل سے تعلق رکھتی ہے تو میرا نہیں خیال کہ آپ کبھی بھی کسی احمدی نوجوان کو ان لوگوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھیں گی یا یہ دیکھیں گی کہ وہ ان مولویوں کی وجہ سے انتہا پسند بن گئے ہوں۔

❁......**اسی خاتون نے سوال کیا کہ احمدی نوجوانوں کے علاوہ آپ دوسروں کیلئے کیا کرسکتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دیکھیں ہم تو صرف تبلیغ ہی کرسکتے ہیں۔ ہم مشنری آرگنائزیشن ہیں۔ ہماری جماعت کا کام ہی تبلیغ ہے جو ہم کررہے ہیں۔

❁......**اس کے بعد ایک کروشین خاتون نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ صرف تبلیغ کرنا تو کافی نہیں ہے۔ آپ بطور روحانی رہنما ہونے کے کیا کرسکتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ تبلیغ کرنے کے ساتھ ساتھ ہم اُن تمام پلیٹ فارمز (Plateforms) کو استعمال میں لاتے ہیں جن تک ہماری پہنچ ہے۔ مجھے اگر کسی پارلیمنٹ کے سامنے بولنے کا موقع ملتا ہے یا کوئی ایسی جگہ جہاں پڑھے لکھے لوگ جمع ہوتے ہیں تو میں ہمیشہ انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور عام مسلمانوں یا مخصوص نوجوان طبقہ کو کہتا ہوں کہ آپ لوگ جو کچھ کررہے ہو وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ پس محدود ذرائع کے ساتھ ہم جو کچھ کرسکتے ہیں کررہے ہیں۔

❁......**خاتون صحافی نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مستقبل میں جماعت احمدیہ مزید ترقی کرے گی اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے متاثر ہوں گے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** میں تو ہمیشہ اچھی امید رکھتا ہوں۔

❁......**صحافی خاتون نے سوال کیا کہ جس طرح زمانہ آگے چلتا جارہا ہے کیا اس کے مطابق مذہب میں بھی تبدیلیاں آئیں گی؟ آپ کے خیال میں کیا مذہب کو لوگوں کی وجہ سے بدلنا چاہئے یا پھر لوگوں کو مذہب کی وجہ سے بدلنا چاہئے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہی بات میں نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان کی تھی کہ مذہب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر لوگ مذہب کی رہنمائی کرنا شروع کردیں تو پھر کسی مذہب کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ آجکل جو مختلف قسم کی پارٹیاں ہیں، سوشلسٹ پارٹی، SDP، گرین پارٹی اور طرح طرح کی پارٹیاں ہیں اور ہر پارٹی اپنے منشور کے مطابق مذہب کو ڈھالے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جماعت احمدیہ کا منشور قرآن کریم ہے اور ہمارے لئے یہی **راہنما اصول ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ پاک کتاب تمام انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے** اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم نازل ہونے کے تقریباً پندرہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی محفوظ ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کی تعلیمات اور آیات ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گی اور آج تک یہ بات سچی ثابت ہورہی ہے۔ پس اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہمیں دوسروں کی مدد لینے یا کہیں اور دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کا کوئی مسئلہ ہے یا آپ کو قرآن کریم کی آیات سمجھ نہیں آتیں اور آپ نام نہاد مسلمان علماء جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے ان کے ذریعہ غلط راستہ پر چل رہے ہیں تو ہمارے پاس آئیں۔ ہم آپ کو صحیح سمجھائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات کے اندر کوئی ایسی چیز ہے جو آجکل کے دور سے مطابقت نہیں رکھتی تو مجھے بتائیں۔ ہاں اگر کوئی ذاتی خواہش ہے تو یہ الگ معاملہ ہے۔ لیکن کوئی ایسی بنیادی چیز بتائیں جس کے بارہ میں آپ کہتی ہوں کہ آجکل کے دور میں اس کی سخت ضرورت ہے وہ قرآن کریم میں موجود نہیں ہے۔

❁......**خاتون نے کہا کہ ایسی کوئی چیز ہے تو نہیں لیکن میں صرف یہ سوچتی ہوں کہ لوگ جس مذہب پر چلتے ہیں اُس کو تبدیل کیوں نہیں کرسکتے؟ میرا خیال ہے جو لوگ کسی مذہب پر چلتے ہیں انہیں اس بات کا حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اس میں تبدیلی کرسکیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مگر سوال یہ ہے کہ کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہی کیوں ہے؟ اگر کوئی اقتصادی مسئلہ ہے جس پر قرآن نے روشنی نہیں ڈالی، اگر کوئی سائنسی نظریہ ہے جو قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا تو ٹھیک ہے۔ اسی طرح اگر آپ کو بعض معاشرتی مسائل کا سامنا ہے جن کا حل قرآن نے نہیں بتایا یا اگر آپ کو گھریلو مسائل کا سامنا ہے اور اُن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر ان تمام مسائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور قرآن کریم نے ان مسائل کا حل بھی بیان فرمایا ہوا ہے تو پھر اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی انسان کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے، کسی ملک کی پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے جس میں کچھ عرصہ بعد تبدیلی کی ضرورت پڑتی ہو۔ پس جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے تو پھر اس میں کسی قسم کسی کی تبدیلی کی ضرورت نہیں رہتی یہاں تک کہ اس کتاب کی عبارت تک میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ صرف بات قرآن کریم کو سمجھنے کی ہے۔ اگر آپ قرآن کریم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں تو آپ انہی آیات سے مختلف قسم کے تصورات اور افکار اخذ کرسکتے ہیں۔ سب آپ کی سمجھ پر منحصر ہے۔

❁......**خاتون نے کہا کہ میرا ایک اور سوال ہے کہ آپ نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا کہ یورپ کے لوگ جو مذہب سے دُور ہیں وہ مطمئن نہیں ہیں اور ناخوش ہیں۔ لیکن میں خود مذہب پر عمل نہیں کرتی لیکن میں تو ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ سو فیصد لوگ ہی ایسے ہیں۔ اگر آپ سائنسی لیبارٹری میں کوئی ٹیسٹ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ 75 فیصد مثبت نکلتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ مثبت نتیجہ نکلا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو سائنسدان 65 فیصد نتیجہ حاصل کرکے ہی کہتے ہیں کہ بہت ہی خوش کن رزلٹ سامنے آیا ہے۔ پس میں نے اسی کے پیشِ نظر کہا تھا کہ یورپ کے لوگ مطمئن نہیں ہیں جس کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ خود ہر جگہ مایوسی دیکھ سکتی ہیں۔ اگر تو آپ کو مکمل طور پر دلی سکون حاصل ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ بعض اوقات یہ سوچتی ہیں کہ میری فلاں فلاں خواہش پوری نہیں ہوئی تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کو مکمل اطمینان حاصل ہے۔ میرا تو یہ کہنا ہے کہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے باوجود اس کے کہ مغربی ممالک کی اقتصادی حالت بعض افریقن اور ایشین ممالک سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ میرا کہنے کا یہی

مطلب تھا۔

❁......**خاتون** نے سوال کیا کہ پھر حضور انور کے نزدیک **اس مایوسی کا حل صرف مذہب ہی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا کہنا ہے کہ اگر آپ حقیقی روح کے ساتھ مذہب پر عمل پیرا ہو جائیں تو آپ کو حقیقی اطمینان حاصل ہو جائے گا۔

اس پر خاتون نے کہا کہ میں تو ایسے کسی شخص کو نہیں جانتی۔

اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز** نے **فرمایا کہ:** 'میں تو جانتا ہوں۔ آپ کا اپنا تجربہ ہے۔ میرا اپنا تجربہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ چیزوں کو دنیاوی نظر سے دیکھتی ہیں اور میں چیزوں کو مذہب کی نظر سے دیکھتا ہوں'۔

❁......اس کے بعد **کروشین خاتون نے کہا کہ میرا اسلام یا** جماعت **احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ میرا پہلا موقع ہے کہ میں کسی اسلامی مذہبی تقریب میں شامل ہوئی ہوں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اور میری ساتھی یہاں پر ڈاکومنٹری فلم بنانے آئی تھیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ لوگ جو مذہب پر عمل کرتے ہیں اُن کے اطمینان کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ 36 ہزار کی تعداد میں لوگ یہاں جمع ہوئے اور ان تمام لوگوں کو کسی قسم کا کوئی دنیاوی فائدہ مدِّنظر نہیں تھا۔ بلکہ یہ لوگ دُور دُور سے پیسے خرچ کر کے یہاں آئے ہیں۔نیز یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ خود مسلمان نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود سچ کی تلاش میں یہاں آئیں۔

❁......**جرمن خاتون صحافی نے آخری سوال کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا جرمنی کے لوگوں کیلئے کیا پیغام ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن لوگ کھلے ذہن کے مالک ہیں اور یورپین یونین کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں تو یہی کہوں گا کہ وہ اپنے اسی رویہ کو جاری رکھیں۔ آپ کے ملک نے ایک دن سارے یورپ کا لیڈر بننا ہے۔امریکہ چاہتا ہے کہ آپ کمزور ہو جائیں بلکہ کمزور سے کمزور تر ہو جائیں۔لیکن اگر آپ اپنے ملک اور اس برّ اعظم کی ہم آہنگی برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو متحد رہنا ہوگا۔

انٹرویو کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔